خلافت لائبریری

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

3-جولائی 1998ء | جمعہ

روزنامہ **الفضل** ربوہ

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

جمعہ 3 جولائی 1998ء 8 ربیع الاول 1419 ہجری 3 وفا 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 142

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچائی اطمینان بخشتی ہے

حضرت حسنؓ بن علیؓ فرماتے ہیں کہ مجھے آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان اچھی طرح یاد ہے کہ شک میں ڈالنے والی باتوں کو چھوڑ دو۔ شک سے مبرّا یقین پر کاربند ہو جاؤ۔ کیونکہ یقین بخش سچائی اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ اضطراب اور پریشانی کا موجب ہوتا ہے۔

(بخاری کتاب البیوع باب تفسیر المشبہات)

ارشادات عالیہ حضرت بانئ سلسلہ احمدیہ

"سچائی اختیار کرو۔ سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ عزیزو! اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے اور قریب دہریت کے پہنچا دیتا ہے۔ سو تم اسؔ سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔"

(روحانی خزائن جلد 3 ص 549)

IMPORTANT NOTICE

All Rights of All the publications and books of the Jamaat are reserved. No part of these publications, books and materials in particular the recent book of Hazrat Khalifatul Masih IV "Revelation, Rationality, Knowledge and Truth" may be reproduced by any means, electronic (i.e. INTERNET or others) or mechanical including photocopying, recording or any information Storage and Retrieval systems save with the written permission from the Centre at:

16 Gressenhall Road London SW18 5QL

Tel: +44 181 870 0922, FAX: +44 181 870 0684.

Any unauthorized or restricted acts in relation to the said publications and materials may result in civil proceedings for damages and / or criminal prosecution.

Copyright (c) 1998 by (-) International Publication Ltd.

حضرت صاحب کا خطبہ جمعہ

● حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے 26- جون 98ء کو امریکہ میں جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا وہ 3- جولائی 98ء کو 5- بجے سہ پہر ایم ٹی اے پر ٹیلی کاسٹ کیا جائے گا۔

(نظارت اشاعت سمعی بصری)

واقفین نو کے گھروں کے ماحول سچائی کے لحاظ سے نہایت صاف ستھرے اور پاکیزہ ہونے چاہئیں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

● تربیت میں خصوصیت سے پیش نظر رکھیں۔ خلاصۃ ہر واقف زندگی بچہ جو وقف نو میں شامل ہے بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دودھ میں ملنی چاہئے جس طرح Radiation کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح پرورش کرنے والی باپ کی بانہوں میں سچائی اس بچہ کے دل میں ڈوبنی چاہئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ والدین کو پہلے سے بہت بڑھ کر سچا ہونا پڑے گا۔ ضروری نہیں ہے کہ سب واقفین زندگی کے والدین سچائی کے اس اعلیٰ معیار پر قائم ہوں جو اعلیٰ درجہ کے (ایمان والوں) کے لئے ضروری ہے اس لئے اب ان بچوں کی خاطر ان کو اپنی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی ہوگی کہ لغو باتوں کے طور پر یا مذاق کے طور پر بھی وہ آئندہ جھوٹ نہیں بولیں گے کیونکہ یہ خدا کی مقدس امانت اب آپ کے گھر میں پل رہی ہے اور اس مقدس امانت کے کچھ تقاضے ہیں جن کو بہر حال آپ نے پورا کرنا ہے۔ اس لئے ایسے گھروں کے ماحول سچائی کے لحاظ سے نہایت صاف ستھرے اور پاکیزہ ہو جانے چاہئیں۔ (خطبہ حضرت امام جماعت الرابع فرمودہ 10-2-89)

جو ہو مفید لینا جو بد ہو اس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے
ملتی ہے بادشاہی اس دیں سے آسمانی
اے طالبانِ دولت! ظلِّ ہما یہی ہے
دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
تم پی لو اس کو یارو! آبِ بقا یہی ہے
(درثمین)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 3- جولائی 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں- ازامام صاحب-
1-10 رات- فرام دی آرکائیوز-
2-15 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
3-20 رات- ڈچ زبان سیکھئے-
4-40 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں ازامام صاحب-
5-00 صبح- لقاء مع العرب-
6-00 صبح- کوئز پروگرام- تاریخ احمدیت-
6-45 صبح- درثمین-
7-15 صبح- اردو کلاس-
8-25 صبح- ڈچ زبان سیکھئے-
8-50 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
10-30 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں- ازامام صاحب-
11-00 دوپہر- پشتو پروگرام- سید محمد عبدالغنی کے ساتھ ایک شام-
11-35 دوپہر- فرام دی آرکائیوز- تقریر از حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب- جلسہ سالانہ 1960ء-
12-40 دوپہر- لقاء مع العرب-
1-50 دوپہر- اردو کلاس-
3-25 سہ پہر- کمپیوٹر سب کے لئے-
4-45 سہ پہر- نظم درود شریف-
5-00 شام- خطبہ جمعہ-
6-05 شام- ڈاکومنٹری شہادت مظفر احمد شرما صاحب-
7-45 شام- لقاء مع العرب- از امام صاحب-
8-50 رات- خطبہ جمعہ دوبارہ-
10-25 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

ہفتہ 4- جولائی 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ-
1-10 رات- طبی معاملات- درد کے بارے میں ایک گفتگو-
1-45 رات- خطبہ جمعہ (دوبارہ)-
4-30 صبح- چلڈرنز کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
5-00 صبح- لقاء مع العرب- امام راشد صاحب کے ساتھ-
6-05 صبح- خطبہ جمعہ (دوبارہ)
7-10 صبح- اردو کلاس-
8-15 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے-
8-55 صبح- فرنچ بولنے والوں سے حضرت صاحب کی ملاقات-
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات-
11-20 دوپہر- سرائیکی پروگرام- مشاعرہ
12-20 دوپہر- طبی معاملات- درد کے بارے میں ایک گفتگو-
1-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-10 دوپہر- اردو کلاس-
3-15 دوپہر- ڈاکومنٹری- فوٹوگرافی- نمبر7-
4-30 سہ پہر- سویڈش زبان سیکھئے-
7-00 شام- چلڈرنز ملاقات- امام راشد صاحب کے ساتھ-
8-10 رات- لقاء مع العرب-
9-15 رات- تفسیر الکبیر از ایم عادیبی صاحب-
10-25 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

اتوار 5- جولائی 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- قران کریم کوئز-
1-00 رات- مجلس سوال و جواب- زیر انتظام مجلس انصاراللہ برطانیہ-
2-30 رات- چلڈرنز کلاس- امام راشد صاحب کے ساتھ-
3-35 رات- سویڈش زبان سیکھئے-
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز-
5-20 صبح- لقاء مع العرب-
6-25 صبح- ایم ٹی اے ورائٹی- فوٹوگرافی نمبر 7-
7-05 صبح- اردو کلاس-
8-15 صبح- سویڈش زبان سیکھئے-
8-50 صبح- چلڈرنز کلاس- امام راشد صاحب کے ساتھ-
10-40 دوپہر- چلڈرنز کارنر- قرآن کریم کوئز
11-05 دوپہر- خطبہ جمعہ دوبارہ- 98-7-3
12-15 دوپہر- مجلس سوال و جواب- زیر انتظام مجلس انصاراللہ- برطانیہ-
1-45 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-50 دوپہر- اردو کلاس-
4-30 سہ پہر- چینی زبان سیکھئے-
7-00 رات- انگریزی دان دستوں سے ملاقات-
8-00 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

سوموار 6- جولائی 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- چلڈرن ورکشاپ نمبر6-
1-10 رات- درس القرآن-
2-40 رات- ایم ٹی اے ورائٹی- ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی-
3-20 رات- چینی زبان سیکھئے-
4-40 صبح- چلڈرنز کارنر- چلڈرن ورکشاپ نمبر6
5-10 صبح- لقاء مع العرب-
6-15 صبح- ایم ٹی- اے- چلڈرنز کلاس- حضرت صاحب کے ساتھ-
6-45 صبح- ایم ٹی اے ورائٹی- ہوا میں تیرے فضلوں کا منادی-
7-20 صبح- اردو کلاس-
8-25 صبح- چینی زبان سیکھئے-
8-55 صبح- حضرت صاحب کی انگریزی دان دوستوں کے ساتھ ملاقات-
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر ورکشاپ نمبر6-
11-20 دوپہر- درس القرآن-
1-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-10 دوپہر- اردو کلاس-
3-20 دوپہر- ایم ٹی اے سپورٹس- رکاوٹ دوڑ-
4-35 سہ پہر- نارویجین زبان سیکھئے-
7-00 شام- ہومیو پیتھی کلاس-
8-05 رات- لقاء مع العرب-
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

منگل 7- جولائی 1998ء

12-40 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
1-00 رات- روحانی خزائن-
1-35 رات- ایم ٹی اے ورائٹی- حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی پاکستان کے لئے خدمات-
2-10 رات- ہومیو پیتھی کلاس-
3-15 رات- نارویجین سیکھئے-
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
5-20 صبح- لقاء مع العرب-
6-20 صبح- سپورٹس- رکاوٹ دوڑ- پاکستان-
6-55 صبح- اردو کلاس-
7-55 صبح- نارویجین زبان سیکھئے-
8-25 صبح- ایم ٹی اے ورائٹی- سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ بہاولپور-
8-50 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
11-15 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ کا ترجمہ 1997-1-3
12-20 دوپہر- روحانی خزائن-
12-50 دوپہر- لقاء مع العرب-
1-55 دوپہر- اردو کلاس-
2-55 دوپہر- طبی معاملات- اپنڈکس میزبان ڈاکٹر ایس- اے- مبشر-
3-20 دوپہر- ایم ٹی اے ورائٹی-
4-30 دوپہر- فرنچ زبان سیکھئے-
7-00 شام- ترجمۃ القرآن کلاس-
8-10 رات- لقاء مع العرب-
9-10 رات- سکنڈے نیوین اجتماع
10-30 رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

بدھ 8- جولائی 1998ء

12-45 رات- چلڈرنز کارنر- امام راشد صاحب کے ساتھ- آیئے نماز سیکھیں-
1-10 رات- ایم ٹی اے ورائٹی- سیرۃ النبی از عبدالباسط شاہد صاحب-
1-40 رات- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات- از سید طاہر احمد صاحب-
2-10 رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
3-10 رات- فرنچ زبان سیکھئے-
4-45 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
5-15 صبح- لقاء مع العرب-
6-15 صبح- طبی معاملات- اپنڈکس-
6-50 صبح- اردو کلاس-
8-00 صبح- فرنچ زبان سیکھئے-
8-25 صبح- ایم ٹی اے ورائٹی- تقریر از مولانا شیخ مبارک احمد-
8-40 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر- آیئے نماز سیکھیں-
11-15 دوپہر- سواحیلی پروگرام- مذکرہ خلافت-
12-05 دوپہر- اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات- از سید طاہر احمد صاحب-
12-25 دوپہر- ایم ٹی اے ورائٹی- سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
1-00 دوپہر- لقاء مع العرب-
2-05 دوپہر- اردو کلاس-
3-10 دوپہر- ایم ٹی اے ورائٹی- اردو ادب کا احمدیہ دبستان
4-30 دوپہر- ترک زبان سیکھئے-
7-05 شام- ترجمۃ القران کلاس-
8-10 رات- لقاء مع العرب-
9-15 رات- چلڈرنز کلاس- بیلجیئم-
10-30 رات- اردو کلاس-

جمعرات 9- جولائی 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- حضرت

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسوۂ حسنہ

ابن رشید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایفائے عہد

حق دلوایا

○ حضور ﷺ نے اپنی جوانی میں معاہدہ حلف الفضول میں شرکت کی تھی جس کے سب شرکاء نے وعدہ کیا کہ ہم ہمیشہ ظلم کو روکیں گے اور مظلوم کی مدد کریں گے۔

اس عہد کی حضور ؐ نے اس وقت بھی پاسداری کی۔ بلکہ سب سے بڑھ کر کی اور حقیقت میں ایفائے عہد کے شاندار نظارے بعثت کے بعد دکھلائے جب شدید دشمنوں اور ظالموں کے مقابل پر حضور ؐ نے اپنی جان اور عزت کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے معاہدہ حلف الفضول کے تحت مظلوموں کا حق دلوانے کی بھرپور سعی کی۔

اس کی تائید میں یہ واقعہ ملاحظہ فرمایئے۔

اراش قبیلہ کا ایک فرد مکہ میں اونٹ بیچنے کے لئے لایا۔ ابوجہل نے اس سے ایک اونٹ خریدا اور رقم ادا کرنے کے لئے ٹال مٹول کرنے لگا۔

وہ شخص دہائی دیتا ہوا قریش کے سرداروں کی مجلس میں پہنچ گیا۔ اور بلند آواز سے کہنے لگا

اے سردارو مجھ غریب مسافر کا حق ابوالحکم نے مار لیا ہے۔ مجھے اونٹ کی قیمت دلا دو۔

اس وقت حضور ﷺ مسجد حرام کے ایک گوشے میں تشریف فرما تھے۔ اور وہ سب سردار جانتے تھے کہ ابوجہل حضور ﷺ سے سخت دشمنی رکھتا ہے۔ انہوں نے اس شخص سے استہزاء کرتے ہوئے حضور ؐ کی طرف اشارہ کیا اور کہا یہ شخص تجھے حق دلا سکتا ہے۔

وہ شخص حضور ؐ کے پاس پہنچا اور اپنی داستان سنائی۔ حضور ؐ اس کی بات سن کر اٹھ کھڑے ہوئے اور ابوجہل کی طرف جانے لگے۔ قریشی سرداروں نے ایک شخص سے کہا کہ تو ان کے پیچھے جا اور دیکھ کیا ہوتا ہے۔

حضور ؐ اس شخص کے ساتھ ابوجہل کے دروازہ پر پہنچے۔ دستک دی۔ اس نے پوچھا کون ہے فرمایا میں محمد ؐ ہوں تم باہر آؤ۔

ابوجہل باہر آیا تو فرمایا اس شخص کا حق ادا کرو۔

وہ کہنے لگا آپ یہیں ٹھہریں میں ابھی اس کی رقم لے کر آتا ہوں۔ چنانچہ وہ گھر گیا اور رقم لے آیا۔ وہ شخص واپس جاتے ہوئے اہل قریش کی اسی مجلس کے پاس ٹھہرا اور کہا اللہ محمد کو جزا دے مجھے میرا حق مل گیا۔

اتنی دیر میں وہ شخص جو حضور ؐ کے تعاقب میں بھیجا گیا تھا واپس آ گیا اور ابوجہل کے متعلق سارا واقعہ بیان کیا۔ تو سب سخت حیران ہوئے۔

تھوڑی دیر بعد ابوجہل آیا تو سب نے اسے لعن طعن کی

اس نے کہا جب میں محمد ؐ کے بلانے پر باہر آیا تھا تو میں نے دیکھا کہ محمد ؐ کے پیچھے قوی الجثہ خوفناک زبردست جبڑوں والا اونٹ ہے اور اگر میں انکار کرتا تو وہ مجھے نگل جاتا۔

السیرۃ النبویہ ابن کثیر جلد اول ص 469 تحتہ الاراشی دار احیاء التراث العربی بیروت)

لوگو مجھے مشورہ دو

○ 2ھ میں مسلمانوں اور کافروں کے درمیان پہلا عظیم الشان معرکہ بدر کے مقام پر ہوا جو مدینہ سے 80 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے

مدینہ سے بدر کے راستہ میں ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو انسانیت کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہے۔ اس واقعہ سے نہ صرف اس بات کی عکاسی ہوتی ہے کہ حضور ﷺ کا قلب مطہر ہر قسم کی باریک در باریک عہد شکنی اور وعدہ خلافی سے پاک تھا بلکہ آپ ؐ کی قوت قدسیہ اور انفاس روحانی سے جو پاک تبدیلی پیدا ہوئی اس کی ایک خوبصورت تصویر بھی ہمارے سامنے آتی ہے۔ مورخین لکھتے ہیں کہ بدر کے راستہ میں زفران کے مقام پر دشمن کے لشکر جرار کے متعلق ملنے والی رپورٹوں کے متعلق صحابہ ؓ کو اطلاع دیتے ہوئے دشمن سے ٹکر لینے کے متعلق مشورہ طلب کیا۔ خصوصیت سے حضور ؐ کے ذہن میں اس موقعہ پر یہ بات کام کر رہی تھی کہ مکہ کے قیام کے پرآشوب زمانہ میں جب انصار مدینہ کا وفد حضور ﷺ سے ملا تھا تو انہوں نے حضور ؐ سے درخواست کی تھی کہ حضور ؐ مدینہ، ہجرت کر کے تشریف لے آئیں اور ساتھ ہی ان نمائندوں نے یہ ذمہ داری بھی قبول کی تھی کہ اگر کسی بیرونی دشمن نے حضور پر مدینہ میں حملہ کیا تو ہم حفاظت کے ذمہ دار ہوں گے اور دشمن کے مقابلہ میں دفاع کریں گے۔ ابتدائی زمانہ کے معروف سیرت نگار ابن ہشام نے وضاحت کی ہے کہ اس گفتگو کی بناء پر حضور ﷺ کو احساس تھا کہ شاید انصار کو یہ خیال ہو کہ وہ مدینہ سے باہر جا کر لڑنے کے پابند نہیں اور اگرچہ یہ بات کسی قاعدہ یا رسمی معاہدہ میں طے نہیں کی گئی تھی مگر حضور ؐ کی پاک طینت نے یہ بھی پسند نہ فرمایا کہ مکہ کے زمانہ کی اس گفتگو سے اگر اس قسم کے عہد کا شائبہ بھی پیدا ہوتا ہے تو اس کی خلاف ورزی ہو۔ چنانچہ حضور ﷺ نے دشمن کے لشکر کی تازہ اطلاعات کا تذکرہ فرما کر مشورہ طلب فرمایا۔ مورخین کہتے ہیں کہ اس موقع پر بزرگ صحابہ میں سے حضرت ابوبکر ؓ اور حضرت عمر ؓ نے بڑی خوبصورت تقاریر کیں۔ اس کے بعد نوجوانوں میں سے مقداد بن اسود ؓ نے نوجوان نسل کے جواں سال اخلاص کی نمائندگی کا گویا حق ادا کر دیا۔ مقداد کھڑے ہوئے اور عرض کی "یا رسول اللہ ؐ! آپ خدا کی راہ نمائی میں آگے بڑھیئے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم بنی اسرائیل کی طرح یہ نہیں کہیں گے کہ جا تو اور تیرا خدا جا کر لڑو۔ ہم یہیں بیٹھے ہیں۔ ہم آپ ؐ کے دائیں بھی لڑیں گے، بائیں بھی لڑیں گے۔ آپ ؐ کے آگے ہو کر بھی لڑیں گے اور آپ ؐ کے پیچھے ہو کر بھی لڑیں گے۔"

آپ ؐ نے یہ تقریر سنی تو آپ ؐ کا چہرہ مبارک خوشی سے تمتمانے لگا۔ مگر اس کے باوجود آپ ؐ کو وفاء عہد کے باریک پہلوؤں کا اس شدت سے احساس تھا کہ آپ ؐ انصار سے مکہ کے زمانہ کی گفتگو کی بناء پر ان کی طرف سے آزادانہ اظہار رائے کے منتظر تھے ساتھ ہی حضور ؐ کی پاکیزگی کا یہ عالم تھا کہ کھل کر انصار سے مشورہ کے لئے ارشاد بھی نہ فرماتے تھے کہ شاید اس میں بھی کوئی دباؤ کا پہلو نہ سمجھا جائے۔ ادھر انصار غالباً اس خیال سے قریش مکہ کے لشکر کے خلاف مقابلہ کی مہم میں پیش قدمی کے لئے کچھ کہنا نہ چاہتے تھے کہ قریش مکہ باوجود دشمن ہونے کے مہاجر مسلمانوں کے قریبی رشتہ دار ہیں اور بھائی بند ہیں اور وہ مہاجرین کے جذبات کے انتہائی احترام کو مدنظر رکھتے ہوئے خاموش تھے۔ بالآخر حضرت سعد بن معاذ ؓ کو انصار کی نمائندگی کا شرف حاصل ہوا اور انہوں نے حضور ؐ سے پوچھا کہ شاید حضور ؐ کا اشارہ ہماری طرف ہے۔ فرمایا "ہاں"۔ اس پر سعد ؓ نے عرض کیا حضور! ہم آپ ؐ پر ایمان لائے اور گواہی دی کہ جو کچھ آپ ؐ لائے وہ حق ہے اور ہم نے آپ ؐ سے یہ پختہ عہد باندھا ہے اور ایک مضبوط میثاق آپ ؐ سے کیا ہے کہ ہم آپ ؐ کی بات سنیں گے اور آپ ؐ کی اطاعت کریں گے۔ یا رسول اللہ ؐ! آگے بڑھیئے ہم آپ ؐ کے ساتھ ہیں۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ ؐ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے یہ جو سامنے سمندر ہے اگر آپ ؐ ہمیں اس میں کود جانے کو کہیں تو ہم کود جائیں گے اور ہم میں سے ایک فرد بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ ہم لڑائی میں صابر و شاکر رہیں گے اور دشمن سے مقابلہ میں صدق کا نمونہ دکھائیں گے اور امید ہے کہ خدا ہمارے وجود میں آپ ؐ کو وہ نظارہ دکھائے گا جو آپ ؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا باعث ہوگا۔

(سیرت ابن ہشام جلد 2 صفحہ 267)

عہد کو پورا کرو

○ عہد کی پابندی کا جو احساس حضور ﷺ کے قلب مبارک میں تھا اس کا ایک اور عجیب نظارہ بھی اس غزوہ بدر میں نظر آیا۔ حذیفہ بن یمان ؓ کہتے ہیں کہ میں غزوہ بدر میں شامل نہ ہو سکا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ میں اور میرا ایک ساتھی ابوحسیل سفر میں تھے کہ کفار مکہ نے ہمیں پکڑ لیا کہ تم محمد (ﷺ) کے پاس جا رہے ہو (تا کہ آپ کے لشکر میں شامل ہو جاؤ)۔ ہم نے کہا ہم تو مدینہ جا رہے ہیں۔ اس پر انہوں نے ہم سے یہ عہد لے کر چھوڑا کہ ہم مدینہ چلے جائیں گے اور کفار کے خلاف لڑائی میں شامل نہ ہوں گے۔ یہ عہد گو جارحانہ حملہ آوروں نے جبراً لیا تھا اور کسی معروف ضابطہ اخلاق میں اس کا ایفاء لازمی نہیں تھا مگر حضور ﷺ کو عہد کا اتنا پاس تھا کہ ایسے نازک وقت میں جبکہ ایک ایک سپاہی کی ضرورت تھی آپ ؐ نے فرمایا "تو پھر تم جاؤ اور اپنے عہد کو پورا کرو۔ ہم اللہ سے ہی مدد چاہتے ہیں اور اسی کی نصرت پر ہمارا بھروسہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الجہاد باب الوفاء بالعہد

اعلیٰ درجہ کا نور

"وہ اعلیٰ درجہ کا نور جو انسان کو دیا گیا۔ یعنی انسان کامل کو۔ وہ ملائک میں نہیں تھا۔ نجوم میں نہیں تھا۔ قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا۔ وہ زمین کے سمندروں میں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا۔ وہ لعل اور یاقوت اور زمرد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسان کامل میں جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سید و مولیٰ سید الانبیاء سید الاحیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں"۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ 160)

صبر کرو۔ ہم بدعہدی نہیں کر سکتے

○ صلح حدیبیہ میں ایک شرط یہ تھی کہ مکہ سے جو مسلمان ہو کر مدینہ چلا جائے گا وہ اہل مکہ کے مطالبہ پر واپس کر دیا جائے گا۔ عین اس وقت جب معاہدہ کی شرطیں زیر تحریر تھیں اور آخری دستخط نہ ہوئے تھے حضرت ابوجندل ؓ پابہ زنجیر اہل مکہ کی قید سے بھاگ کر آئے اور رسول اللہ ؐ سے فریادی ہوئے۔ تمام مسلمان اس دردانگیز منظر کو دیکھ کر تڑپ اٹھے لیکن آنحضرت ﷺ نے باطمینان تمام ان کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا "اے ابوجندل! صبر کرو ہم بدعہدی نہیں کر سکتے۔ اللہ تعالیٰ عنقریب تمہارے لئے کوئی راستہ نکالے گا۔

(صحیح بخاری کتاب الشروط باب الشروط فی الجہاد)

صلح حدیبیہ کا معاہدہ مشرکین مکہ کے ساتھ دس سال کے لئے تھا اور اس میں یہ شرط تھی کہ جو قبائل چاہیں مسلمانوں کے ساتھ مل جائیں یا قریش کے ساتھ ان سے ہرگز کوئی تعرض نہ کیا جائے گا۔ مگر قریش نے دو سال کے اندر اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور مسلمانوں کے ایک حلیف قبیلہ پر حملہ کر کے ان کے بیس آدمی قتل کر دیئے۔ مظلوم قبیلہ کے افراد مدینہ میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور مدد کے طالب ہوئے۔ حضور ﷺ نے سارا ماجرا سنا تو فرمایا

"میں تمہاری اسی طرح حفاظت کروں گا جیسے اپنی جان کی۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 83)

باقی صفحہ 5 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب شاہجہانپوری

حضرت شیخ محمد احمد مظہر صاحب

نام- مختار احمد- تخلص مختار- والد کا نام حافظ سید علی میاں ... ب- قد درمیانہ سے نکلتا ہوا- داڑھی گھنی اور بازیب- چہرہ پر وقار اور مطمئن- رومی ٹوپی اوڑھتے اور اچکن اور پاجامہ پہنتے- قرآن کریم نرم آواز میں مخارج کی پابندی سے پڑھتے- لیکن تقریر کرتے وقت آپ کی آواز میں ایک گرج اور کڑک ہوتی تھی- شاہجہانپور کے ایک مشہور عالی خاندان کے فرد تھے اور یہ خاندان معظم اور مکرم تھا-

خاکسار کا تعلق حافظ صاحب سے 1925ء سے ان کی وفات تک گہری دوستی اور دلی محبت کا مسلسل رہا- اس لئے میں نے انہیں بہت قریب سے دیکھا ہے- 1925ء میں مقدمہ بیت الذکر شاہجہانپور کی پیروی کے لئے صدر انجمن احمدیہ نے مجھے مامور کیا اور تب سے ہم دونوں میں ایسا توحد اور تودد پیدا ہوا- کہ باید و شاید- اور اس کی وجہ حافظ صاحب کی مہربانی اور دوست نوازی تھی-

حافظ صاحب فن شعر میں کامل اور زبان کے بادشاہ تھے- فن شعر میں امیر مینائی لکھنوی کے شاگرد تھے اور ہمیشہ استاد کا نام بڑے احترام سے لیتے تھے- میں نے ہمیشہ ان کی زبان پر استاد کے لئے "جناب امیر" کے الفاظ سنے- ہمارے طلباء کے لئے استادوں کا ادب کرنے میں حافظ صاحب کا یہ طریق قابل تقلید ہے-

جناب امیر کو عام لوگ محض ایک شاعر سمجھتے ہیں- لیکن وہ ایک صاحبِ ارشاد بزرگ تھے- بہت بڑے عالم اور فن لغت میں ماہر- اور حافظ صاحب بھی فن لغت میں اپنے استاد کی طرح بڑی دستگاہ رکھتے تھے- اور الفاظ کے استعمال میں بڑے محتاط تھے اور ہر لفظ کی کنہ پر نظر رکھتے تھے اور جب تک شعر کی نوک پلک درست نہ ہو جائے- اس پر مطمئن نہ ہوتے تھے- بعض دفعہ خاکسار سے کسی لفظ کے محل استعمال کے متعلق دریافت فرماتے- مجھے کوئی شعر یاد ہوتا- تو مثال کے طور پر پیش کر دیتا اور آپ خوش ہوتے-

حضرت میاں محمد خان صاحب کپورتھلوی کے ایک قریبی رشتہ دار شاہجہانپور میں حافظ صاحب کے پڑوسی تھے- ان کا نام رسالدار میجر عبدالکریم خان تھا- اور وہ وائسرائے کے باڈی گارڈ کے افسر تھے-

حضرت میاں محمد خان صاحب نے براہین احمدیہ میجر عبدالکریم صاحب کو دی اور انہوں نے کتاب حافظ سید علی میاں صاحب کو دے دی- نتیجہ یہ تھا کہ میجر صاحب تو احمدی نہیں ہوئے- لیکن حافظ سید علی میاں صاحب جیسا عالم براہین احمدیہ سے حد درجہ متاثر ہوا اور انہوں نے اور حافظ سید مختار احمد صاحب نے بیعت کر لی- یہ 1892ء کے قریب کا واقعہ ہے-

بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ جس شخص کو کتاب دی جائے وہ تو اس سے فائدہ نہیں اٹھاتا اور یہ سعادت کسی اور شخص کی قسمت میں ہوتی ہے- آنحضرت ﷺ نے بعض موقعوں پر فرمایا- کہ سننے والا حاضر شخص غیر حاضر شخص کو بات پہنچا دے کیونکہ ممکن ہے کہ غیر حاضر شخص زیادہ فائدہ اٹھائے-

یہی اصول کپورتھلہ کی جماعت میں کارگر ہوا اور یہی سعادت حافظ صاحب اور ان کے والد صاحب کو نصیب ہوئی- مخالفت ہوئی اور حافظ سید علی میاں صاحب نے مباحثے اور مناظرے بھی کئے- رفتہ رفتہ شاہجہانپور میں ایک نہایت مخلص اور فدائی جماعت احمدیہ قائم ہو گئی- میں نے دیکھا کہ شاہجہانپور کی جماعت کا ہر فرد سلسلہ احمدیہ کے جاں نثاروں میں داخل ہے- اور حافظ صاحب کا ادب اور تعظیم باپ کی طرح جماعت کے احباب بجا لاتے تھے- مکرم عبدالقدیر صاحب شاہجہانپوری بڑے تاجر اور ذی ہوش انسان تھے وہ حافظ کو اپنا حقیقی بڑا بھائی سمجھتے تھے- اور مکرم عبدالقدیر صاحب کی اولاد بھی حافظ صاحب کی ہر بات پر لبیک کہتی تھی-

یو- پی کی جماعتیں عام طور پر حافظ صاحب کی تربیت یافتہ تھیں- چنانچہ حضرت المصلح موعود نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ حافظ صاحب یو- پی کی جماعتوں کے لئے ایک ستون ہیں-

حافظ صاحب کی تمام عمر 1892ء سے روز وفات تک جماعت کی خدمت میں بسر ہوئی- بہت وسیع مطالعہ رکھنے والے بزرگ تھے- شاہجہانپور میں ان کے مکان کے اندر ان کی ایک بڑی لائبریری تھی- مخالفین کے لٹریچر اور ان کی ایک دوسرے کے خلاف کفربازی سے حافظ صاحب پورے باخبر تھے اور وفات تک روز بروز اپنے علم میں اضافہ کرتے رہے- جماعت کے خلاف یا موافق جو رسالہ یا اخبار کچھ لکھتا حافظ صاحب اس سے باخبر رہتے تھے- اور اس پر تنقید و تبصرہ فرماتے- سلسلہ کے لٹریچر کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھتے اور حوالہ جات سے آگاہ رہتے اور ان سے حوالے دریافت کئے جاسکتے تھے-

مطالعہ کا یہ عالم تھا کہ ان کی چارپائی کے ارد گرد چاروں طرف کتابیں' رسالے اخبار پڑے ہوتے- نئے سے نیا اخبار ان کے پاس پہنچ جاتا- ملاقاتی جو کثیر تعداد میں ہر روز آپ کے پاس آمد و رفت رکھتے تھے- ان سے بھی حافظ صاحب جماعت کے متعلق نئی سے نئی بات دریافت کرتے تاکہ کوئی بات ان کی نظروں سے ڈھکی چھپی نہ رہے- اور وہ اپنے وقت پر کام آئے-

ہزاروں نظمیں لکھیں- بعض طبع ہوئیں اور بعض غیر مطبوعہ رہیں لیکن انہیں اس بات کی کبھی خواہش نہیں ہوئی- کہ ان کا دیوان شائع ہو- خاکسار نے انہیں کئی مرتبہ توجہ بھی دلائی- مگر ان کی طبیعت نام و نمود سے نہ صرف بے نیاز تھی بلکہ نفور تھی-

یاد رہے کہ جناب امیر کے جانشین جلیل مانک پوری ہوئے جو نظام دکن کے استاد تھے- استاد جلیل کی وفات کے بعد ان کے جانشین ضمیر حسن صاحب دل ہوئے- حافظ صاحب کا شمار جناب امیر کے ان چوٹی کے شاگردوں میں ہے اور تینوں خواجہ تاشوں میں بڑی محبت اور دوستی تھی- اور ایک دوسرے کے قدردان تھے اور آپس میں مراسلت رکھتے تھے- مقدمہ بیت الذکر شاہجہانپور بڑا محنت طلب تھا- مقدمہ کے اختتام پر حافظ صاحب نے اپنے مکان پر ایک مختصر سا مشاعرہ ترتیب دیا- بہت سے دوست شامل ہوئے اور ضمیر حسن صاحبِ دل بھی اس مشاعرے میں رونق افروز ہوئے-

حافظ صاحب بہت بڑے ادیب اور شاعر تھے- اور زبان اردو پر بے نظیر دسترس رکھتے تھے- علاوہ ازیں سلسلے کی تاریخ- روایات- لٹریچر اور مخالفین کے لٹریچر پر بھی عبور رکھتے تھے- اس لئے ہماری جماعت کے اکثر مصنف' مقالہ نگار اور مضمون نویس حافظ صاحب سے استفادہ کرتے تھے- اور بہت سی تصانیف حافظ صاحب کی نظر ثانی کی رہین منت ہیں- نظر ثانی کرنے میں حافظ صاحب بڑی احتیاط برتتے تھے- جس میں مندرجہ ذیل باتیں مدنظر رکھتے تھے:-

(الف) محاورے اور زبان کا درست استعمال- عبارت سلیس اور رواں ہو-

(ب) سلسلے کی روایات اور تاریخ کا لحاظ رکھا جائے-

(ج) کوئی سخت یا دل آزار بات ہو- تو اس کی ترمیم و اصلاح ضرور کرتے-

(د) اس بات کو بھی ملحوظ رکھتے کہ پڑھنے والے پر نفسیاتی لحاظ سے کتاب یا مضمون کا کیا اثر ہو گا-

آپ کی نظر سے گذری ہوئی تحریر ٹکسالی ہو جاتی- ساری عمر اس قسم کی خدمت گوشہ نشینی میں بیماری اور بڑھاپے کے باوجود بطیب خاطر بجالاتے اور کبھی اپنے اس کام کا اظہار کسی جگہ نہ کرتے بے نفسی' بے ریائی' بے نیازی اس شمشیر آبدار کے جوہر تھے-

آپ کی علم دوستی کی ایک اور مثال عرض کرتا ہوں 1946ء میں خاکسار کا میلان تحقیق ام الالسنہ کی طرف ہوا- مجھے سنسکرت کی ایک ایسی لغت کی ضرورت تھی- جس میں سنسکرت کے الفاظ رومن حروف تہجی میں لکھے ہوئے ہوں- دور و نزدیک اندرون ملک اور بیرون ملک میں نے ایسی لغت کی تلاش کی- مگر مجھے دستیاب نہ ہوئی اور میں اس کتاب کے حاصل کرنے کے لئے بڑا بے قرار تھا- آٹھ سال اس تلاش میں گذر گئے- اب قدرتِ خداوندی کا ایک کرشمہ دیکھئے-

9- مارچ 1954ء کا واقعہ ہے- کہ میں ایک مقدمے کی پیروی کے لئے لاہور گیا- حافظ صاحب کی تاکید کے مطابق جب میں لاہور یا ربوہ جاتا تھا- تو ان سے ملاقات کے بغیر واپس نہیں ہوتا تھا- ایک دو مرتبہ جلدی کی وجہ سے اگر مجھ سے کوتاہی ہوئی- تو آئندہ ملاقات میں حافظ صاحب مجھے ضرور جتاتے کہ فلاں دن فلاں وقت آپ یہاں تھے- ہم سے ملاقات نہیں کی- ان کی اس محبت کی وجہ سے میرے لئے یہ فرض عین ہوتا تھا کہ خواہ چند منٹ کے لئے ہی ہو- ان سے ضرور ملاقات کروں- غرض لاہور میں مقدمے کی پیشی کے بعد میں جودھامل بلڈنگ میں حافظ صاحب سے ملاقات کرنے کے لئے گیا- میں سلام کہہ کر ابھی بیٹھا ہی تھا- کہ حافظ صاحب نے فرمایا کہ ابھی ابھی آپ کے آنے سے دو منٹ پہلے ایک لڑکا ایک کتاب لایا تھا- اور اسے -/6 روپے میں فروخت چاہتا تھا کیونکہ -/5 روپے میں اس نے خود خریدی ہے- حافظ صاحب نے وہ کتاب میری طرف بڑھائی- میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا- کہ کتاب جو میرے ہاتھ میں ہے- وہ سنسکرت کی لغت ہے- جس میں سنسکرت کے الفاظ رومن حروف تہجی میں لکھے ہوئے ہیں- میکمولر کے شاگرد میکڈانل کی نہایت مستند تصنیف ہے- میں نے کتاب کی قیمت اسی وقت پیش کر دی- فردوسی کو پاستان نامے کے ملنے سے جو خوشی ہوئی تھی- میری خوشی اس کتاب کے ملنے پر اس سے کم نہ تھی ~

چو آورد ایں نامہ نزدیکِ من
بر افروخت ایں جانِ تاریکِ من

یہ واقعہ ہو بہو اسی طرح ہوا ہے- اور مولانا روم کے اس شعر کی تفسیر یہ واقعہ ہے-

کار سازِ ما بہ سازِ کارِ ما
فکرِ ما در کارِ ما آزارِ ما

اس کے بعد گذشتہ سولہ سال میں خاکسار نے لغت مذکور کے سارے مادوں اور ان کے مشتقات کا سراغ عربی زبان تک پہنچایا اور یہ ایک ضخیم جلد ہے-

مقدمہ بیت الذکر شاہجہانپور کے لئے ایک الگ مضمون درکار ہے- یہاں پر صرف یہ ذکر کرنا ہے- کہ مدعا علیہم کا رویہ بڑا عجیب تھا- ہمارا گواہ اگر احمدی ہے- تو اس لئے اس پر یقین نہ کرو وہ احمدی ہے- اور اگر ہمارا کوئی گواہ غیر احمدی ہے تو اس کا بھی یقین نہ کرو- کیونکہ وہ خفیہ احمدی ہے- یہ دورنگی اور شترگربگی مدعا علیہم ہمارے ہر گواہ کے متعلق بروئے کار لاتے تھے-

ایک معمر شخص اکا خان نامی جو احمدی نہیں تھا ہماری طرف سے گواہ پیش ہوا- اور اس نے سچی شہادت دی- کہ یہ بیت الذکر احمدیوں کی ہے- اس پر جرح کی گئی-

سوال:- بتاؤ مرزا صاحب اپنے دعاوی میں سچے تھے یا نہیں؟

جواب- اکا خان- "وکیل صاحب یہ سوال اتنا سہل نہیں ہے- جتنا آپ سمجھتے ہیں- میں کتابیں پڑھوں' سوچوں اور غور کروں تو جواب دوں-"

اس جواب سے مخالف ششدر رہ گیا- ویلش دادم- ذیلش کردم ~

تو خود را خردمند فہمیدۂ
مقاماتِ مرداں کجا دیدۂ

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوسف سہیل شوق

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

بیت محمود سوئٹزر لینڈ کا افتتاح

بیت الذکر ہمیں قلبی سکون اور مسرت بخشتی ہے: ایک ترک دوست

1963ء وہ سال تھا جو جماعت احمدیہ کی تاریخ اور پاکستان کی تاریخ میں اس اعتبار سے غیر معمولی اہمیت کا حامل تھا کہ پہلا احمدی اور پہلا پاکستانی اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا صدر بنا۔ یہ تھے حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان صاحب اسی سال حضرت چوہدری صاحب کو یہ سعادت ملی کہ آپ نے حسین و جمیل وادیوں کے خوبصورت ملک سوئٹزر لینڈ میں پہلی احمدیہ بیت الذکر کا افتتاح کیا۔ اس بیت کا نام بیت محمود رکھا گیا۔ آج بھی یہ بیت سوئٹزر لینڈ میں حق کے متلاشیوں کے لئے مینارۂ نور کا کام دے رہی ہے۔

اس بیت کا سنگ بنیاد حضرت اقدس مسیح موعود کی سب سے چھوٹی صاحبزادی حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ نے رکھا۔ یہ بیت مکمل ہوئی تو زیورک کے مشہور اخبار روزنامہ Dietat نے بیت کی بڑے سائز کی ایک تصویر اخبار کے آخری صفحہ پر نمایاں طور پر شائع کی اور نیچے لکھا۔

"زیورک کی چھتوں کے اوپر ہلال زیورک میں بالگرسٹ کے محلہ میں (بیت الذکر) کی تعمیر مکمل ہو گئی۔"

بیت کی تکمیل کے بعد اس کے افتتاح سے قبل ماہ جون 1963ء کے شروع میں پریس کے نام ایک چٹھی بھجوائی گئی جس میں جماعت احمدیہ کا تعارف درج کرکے افتتاح کے سلسلے میں منعقد ہونے والی تقاریب کے پروگرام میں نمائندگان پریس کو شمولیت کی دعوت دی گئی چنانچہ زیورک اور دیگر شہروں کے صحافتی نمائندے اس تقریب افتتاح کے بارے میں فعال ہو گئے۔

سوئس ٹیلی ویژن نے افتتاح سے تین دن قبل بیت محمود کے بارے میں ایک فلم دکھائی جس میں حضرت مسیح موعود اور ائمہ جماعت کے فوٹوز بھی دکھائے گئے۔ اور جماعت احمدیہ کا تعارف بھی کروایا گیا۔ تقریب افتتاح سے قبل سوئس ٹی وی نے امام بیت محمود اور مربی انچارج سوئٹزر لینڈ مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ کا انٹرویو کیا تاکہ تقریب افتتاح کی خبر کے دوران دکھایا جا سکے۔

حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب اس وقت اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر تھے' یاد رہے کہ حضرت چوہدری صاحب کے بعد آج تک یہ اعزاز کسی اور پاکستانی کے حصے میں نہیں آیا۔

حضرت چوہدری صاحب 22 جون 63ء کو یورپ کے لمبے سفر سے دن کے پونے ایک بجے جب ائرپورٹ پر پہنچے تو سرکاری اعزاز کے ساتھ آپ کا استقبال کیا گیا۔ حضرت چوہدری صاحب لمبے سفر کے باوجود ہشاش بشاش تھے۔ ائرپورٹ سے آپ مشن ہاؤس تشریف لائے جہاں دن کے اڑھائی بجے آپ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمایا۔ مشن ہاؤس کا کمرہ اخباری نمائندوں اور ریڈیو ٹی وی کے کیمرہ مینوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ اس پریس کانفرنس میں مسیحی اخبارات کو بھی شمولیت کی دعوت دی گئی تھی۔ ایسے ہی ایک اخبار کے نمائندے نے کہا کہ یہ پریس کانفرنس (بیت الذکر) میں بلائی گئی ہے تو اتنے لوگ آ گئے ہیں کہ کھڑے ہونے کو بھی جگہ نہیں مل رہی۔ لیکن جب چرچ کی طرف سے پریس کانفرنس بلائی جاتی ہے تو یہ لوگ توجہ ہی نہیں دیتے۔ حضرت چوہدری صاحب نے پریس کے سوالات کے جواب دیئے۔ بعض سوالات جو مشن سے تعلق رکھتے تھے ان کے جوابات مکرم چوہدری مشتاق احمد باجوہ صاحب نے دیئے۔ پریس کانفرنس میں ڈنمارک کے محترم عبدالسلام میڈسن صاحب بھی موجود تھے۔

افتتاح کی تقریب تین بجے ہوئی جس کے شرکاء میں نمایاں لوگ یہ تھے۔ شہر کے پریذیڈنٹ' اراکین پارلیمنٹ' شہر کی کونسل کے اراکین' ڈاکٹر صاحبان' تونس اور پاکستان کے سفارت خانہ کے فرسٹ سیکرٹری' ڈچ قونصلیٹ' برطانوی قونصلیٹ کے نمائندہ' اور ڈومینکین قونصل' اس کے علاوہ کثیر تعداد میں معززین موجود تھے۔

افتتاح کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مربی ہالینڈ نے کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے خطاب کیا اور احمدیت کی مختصر تاریخ اور مصلح موعود کی پیشگوئی بیان کی۔ بعد ازاں حضرت چوہدری صاحب نے خطاب فرمایا جس کا جرمن ترجمہ پریس اور پبلک کو پہلے سے مہیا کر دیا گیا تھا۔ پھر محترم ڈاکٹر امیل لانڈالٹ پریذیڈنٹ زیورک مائکروفون پر تشریف لائے اور دلچسپ تقریر کی جس میں مذہبی آزادی اور جماعت احمدیہ کو اس بیت کی تعمیر کے لئے پلاٹ دیئے جانے کا ذکر فرمایا۔ آخر میں مکرم عبدالرشید خوگل صاحب نے حضرت مصلح موعود' حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت سیدہ نواب امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اور محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر کے پیغامات پڑھ کر سنائے۔ اس کے بعد مستشرقین ہالینڈ و جرمنی کے پیغامات میں سے اقتباسات پیش کئے گئے۔ آخر میں بعض عمائدین حکومت کی طرف سے موصولہ پیغامات سنائے گئے جن میں لائیبیریا کے صدر مملکت' سیرالیون کے نائب وزیر اعظم اور وزیر تجارت' اور (فری ٹاؤن سیرالیون مغربی افریقہ) کے میئر کے پیغامات اور نائیجیریا کے وزیر داخلہ کے پیغامات شامل تھے۔

تقاریر کے بعد مکرم مشتاق احمد باجوہ صاحب نے سٹیج پر ہی بیت محمود کی چابی زیورک کے پریذیڈنٹ محترم ڈاکٹر امیل لانڈالٹ کو دی۔ کہ وہ اس قصبہ کے میزبان کے جذبہ کے اظہار کے طور پر حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کو پیش کریں۔ انہوں نے مائیک پر آکر چند کلمات کے ساتھ چاندی کی طشتری میں یہ چابی حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان کو پیش کی۔ چوہدری صاحب یہ چابی حاصل کرنے کے بعد انبوہ کثیر کے ہمراہ بیت محمود کے دروازے کی طرف بڑھے اور اللہ کے نام کے ساتھ خدا کے اس گھر کا دروازہ کھولا۔ بعد ازاں حضرت چوہدری صاحب نے ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ اور اس طرح سے بیت محمود کی تقریب افتتاح تکمیل کو پہنچی۔

بیت محمود کے افتتاح پر چند تاثرات

البانوی نژاد ڈاکٹر محمد عزالدین حسن نے 1965ء میں ایک تقریب میں کہا "(زیورک میں اس بیت الذکر) کی تعمیر احمدیت کی مساعی کی ایک روشن مثال ہے۔"

(الفضل 25 جولائی 1965ء)

ایک ترک دوست قہرمان تونابلو نے جو ڈاکٹریٹ کی تعلیم کے لئے سوئٹزر لینڈ میں مقیم تھے کہا' یہاں ہماری یہ (بیت الذکر) ہمیں قلبی سکون اور مسرت بخشتی ہے۔ اور پھر ہم خوش ہیں کہ (دین حق) کا نور دور دراز علاقوں میں پھیلتا اور روشن سے روشن تر ہوتا جا رہا ہے۔"

(الفضل 25 جولائی 1965ء)

سوئٹزر لینڈ کے ایک کیتھولک دوست مسٹر فردوں فرولانے جو ایک ممتاز الیکٹریکل انجینئر ہیں کہا۔

"ہم اسے خوش قسمتی تصور کرتے ہیں کہ اس (بیت الذکر) کی تعمیر سے ایک ایسا مرکز قائم ہو گیا جو نہ صرف وسطی یورپ کے مسلمانوں کے لئے مقام اجتماع ہے بلکہ غیر مسلموں کے لئے بھی مذہبی تبادلہ خیالات کے لئے ایک ادارہ کا کام دیتا ہے۔ اس سے باہمی مفاہمت کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ (بیت محمود) کی شہرت نے ہر جگہ بڑی کشش پیدا کی ہے۔

(الفضل 25 جولائی 1965ء)

مصر جو ان دنوں متحدہ عرب جمہوریہ کہلاتا تھا' کے سفیر ہز ایکسی لینسی سید توفیق عبدالفتاح نے ایک موقعہ پر کہا۔

باقی صفحہ 7 پر

بقیہ صفحہ 3

چنانچہ ان کی مدد کے لئے حضور ﷺ نے 8 رمضان المبارک میں دس ہزار صحابہ کے ساتھ مکہ کی طرف کوچ فرمایا اور فاتحانہ شان کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے۔ پس فتح مکہ بھی آپؐ کے ایفائے عہد کا انعام تھا جو خدائے بزرگ و برتر نے آپ کو عطا فرمایا۔

میں تین دن سے انتظار کر رہا ہوں

● حضرت عبداللہ بن ابی الحمساء بیان کرتے ہیں کہ بعثت سے پہلے میں نے ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ کوئی کاروباری معاملہ کیا اور میرے ذمہ آپ کا کچھ حساب باقی رہ گیا جس پر میں نے آپؐ سے کہا کہ آپ یہیں ٹھہریں میں ابھی آتا ہوں۔ مگر مجھے بھول گیا اور تین دن کے بعد یاد آیا۔ اس وقت جب میں اس طرف گیا تو حضور ﷺ وہیں کھڑے تھے مگر آپ نے سوائے اس کے مجھے کچھ نہیں کہا کہ

"تم نے مجھے تکلیف میں ڈالا ہے۔ میں یہاں تین دن سے تمہارے انتظار میں ہوں"

(ابو داؤد کتاب الادب باب فی العدۃ)

اس سے مراد یہ تو نہیں ہو سکتی کہ آپ مسلسل تین دن تک اسی جگہ ٹھہرے رہے بلکہ منشاء معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ مناسب اوقات میں کئی دفعہ اس جگہ پر جا کر عبداللہ کا انتظار کرتے رہے ہوں گے تاکہ عبداللہ کو اپنا وعدہ پورا کرنے اور آپؐ کو تلاش کرنے میں دقت نہ ہو۔

چودھویں کے چاند جیسا چہرہ

● ایک دفعہ مدینہ کے باہر ایک قافلہ آکر ٹھہرا۔ آنحضرت ﷺ ادھر سے گذرے قافلہ والوں کے پاس ایک سرخ رنگ کا اونٹ بھی تھا جسے دیکھ کر حضورؐ نے اس کو خریدنا چاہا۔ اور اس کی قیمت دریافت کی۔ جو انہوں نے بتا دی۔ جس پر حضورؐ مول تول کئے بغیر اس کو منظور کرکے اونٹ کی مہار تھام کر شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔

قافلے والے حضورؐ سے واقفیت نہیں رکھتے تھے آپؐ کے جانے کے بعد انہیں خیال آیا کہ بغیر قیمت لئے ہم نے اونٹ ایک انجان شخص کے حوالے کر دیا ہے۔ قافلہ میں ایک خاتون بھی تھی اس نے کہا مطمئن رہو ہم نے کسی شخص کا چہرہ اتنا روشن نہیں دیکھا جو چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا ہو (یعنی ایسا شخص دغا باز اور وعدہ خلاف نہیں ہو سکتا)

چنانچہ اس کی گواہی درست نکلی اور رات کو حضورؐ نے اونٹ کی قیمت بھجوائی اور ساتھ اس قافلہ کے لئے کھانا بھی روانہ فرمایا۔

(سنن دار قطنی کتاب البیوع حدیث نمبر 166)

وفات کے بعد ایفائے عہد

● حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ بحرین سے جب مال آئے گا تو میں اس میں سے تجھے دوں گا۔ لیکن ابھی مال نہیں آیا تھا کہ حضورؐ کی وفات ہو گئی۔ حضرت ابو بکرؓ نے خلیفہ بننے کے بعد منادی کرائی کہ جس کسی کے ساتھ حضورؐ نے کوئی وعدہ کیا ہو یا کسی کا حضورؐ پر قرضہ ہو تو میرے پاس آئے میں اس کی ادائیگی کروں گا۔

میں بھی حضرت ابو بکرؓ کے پاس گیا اور حضورؐ کے وعدہ کا ذکر کیا تو انہوں نے حضورؐ کے وعدے کے عین مطابق مجھے مال عطا فرمایا۔

(صحیح بخاری کتاب الھبہ باب اذا وھب ھبتہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایٹم بم۔ مختلف مراحل

ایٹم کا لفظ یونانی فلسفیوں نے رائج کیا تھا۔ لیکن ایٹم کے بارے میں اب سے ایک صدی پیشتر تک انسانی معلومات خاصی محدود تھیں اور جو کچھ ہم جانتے تھے وہ بھی درست نہ تھا۔ آج کل ہم جانتے ہیں کہ کسی عنصر کا وہ چھوٹے سے چھوٹا حصہ جو اس عنصر کی جملہ خصوصیات رکھتا ہو اور کسی کیمیائی تبدیلی میں آزادانہ حصہ لے سکتا ہو' ایٹم کہلاتا ہے۔ ایٹم کا حجم کتنا ہے؟ اگر آپ سوچنے پر قادر ہیں تو ایک ایسے مکعب کا تصور کیجئے جس کا ہر پہلو سنٹی میٹر کا دس لاکھواں حصہ ہو' اس ایک مکعب کے اندر ہیلیم گیس کے 127 ایٹم بخوبی سما سکتے ہیں۔ ایٹم کے تین بنیادی ذرے ہوتے ہیں۔ (ویسے تو 32 ذرے دریافت ہو چکے ہیں) ان بنیادی ذرات میں الیکٹرون' پروٹون اور نیوٹرون شامل ہیں۔ الیکٹرون نظام شمسی کی طرح ایٹم کے گرد مختلف مخصوص مداروں میں تیزی سے گردش کرتے رہتے ہیں جبکہ پروٹون اور نیوٹرون ایٹم کے مرکزے میں ہوتے ہیں۔ ایٹمی دھماکہ کرنے یا ایٹمی توانائی کے حصول کے لئے ایٹم کے ان مرکزوں کو (جن میں پروٹون اور نیوٹرون ہوتے ہیں) توڑا جاتا ہے۔ ایٹم کے مرکزے یا نیوکلیس کے بارے انسانی معلومات میں اب اس قدر اضافہ ہو چکا ہے کہ علم طبیعیات کی وہ شاخ جو نیوکلیس اور نیوکلیس کے اجزاء کی خصوصیات اور اثرات نیز ان سے خارج ہونے والے ذروں سے تعلق رکھتی ہو' نیوکلیائی طبیعیات کہلاتی ہے اور اس کے ماہرین کو نیوکلیائی طبیعیات دان کہا جاتا ہے۔ صرف اس نوع کے سائنس دان اور فنی ماہرین ایٹم کے مرکزے کو پھاڑ کر ایٹمی دھماکہ کرتے ہیں۔ ایٹم بم بنانے یا دھماکہ کرنے میں یورینیم کا کردار بنیادی اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔

کیونکہ پاکستان و ہندوستان کے حالیہ ایٹم بم کم و بیش یورینیم کے بنے ہوئے تھے لہٰذا ایٹم بم تک پہنچنے سے پہلے یورینیم کے بارے میں جاننا اشد ضروری ہے۔

دنیا میں سب سے پہلے جس ایٹم کے مرکزے کو پھاڑ کر اس سے توانائی حاصل کی گئی وہ یورینیم کا ایٹم تھا یورینیم کو سب سے پہلے 1789ء میں جرمن سائنس دان مارٹن ہنرچ کلاتھ نے دریافت کیا تھا اور اس کا نام ہمارے نظام شمسی کے سیارے یورینس کے نام پر رکھا گیا۔ یورینیم چاندی سے ملتی جلتی سفید رنگ کی دھات ہے۔ تاہم چاندی کے مقابلے میں یہ کافی سخت واقع ہوئی ہے۔ اس کا نقطہ پگھلاؤ 1332 درجے سنٹی گریڈ اور یہ 3818 درجے سنٹی گریڈ پر ابلنا شروع کر دیتی ہے۔ یورینیم کی تابکاری کے بارے میں جب تک علم نہیں تھا اس وقت تک اس کا شمار بے مصرف اشیاء میں ہوتا تھا۔ 1938ء میں جب سے انکشاف ہوا کہ اس کے ایٹم کو پھاڑ کر ان سے ایٹمی دھماکے کا کام لیا جا سکتا ہے' تب سے اس کا شمار دنیا کی مہنگی ترین اشیاء میں ہونے لگا یورینیم کی زندگی تقریباً 24000 سال ہے۔ یہ قدرتی طور پر تین آئسوٹوپس میں پائی جاتی ہے یعنی اس کے ایٹم تین طرح کے ہوتے ہیں۔ ان تمام میں الیکٹرون اور پروٹون کی تعداد یکساں (یعنی 92) مگر ان کے مرکزے میں نیوٹرونوں کی تعداد مختلف ہوتی ہے۔ یعنی 142 143 اور 146 ہوتی ہے۔ سائنس کی زبان "ان آئسوٹوپس کو یورینیم 234' یورینیم 235 اور یورینیم 238 کہا جاتا ہے۔ یورینیم 234 کی تعداد بہت کم ہوتی ہے یعنی 057. ءفیصد جبکہ یورینیم 235 اور یورینیم 238 کا تناسب 0.7201 فیصد اور 99.2739 فیصد ہوتا ہے۔ یورینیم کے یہ دو آئسوٹوپس اہمیت کے حامل ہیں۔ کیونکہ یورینیم 238 پر نیوٹرون کی بمباری کر کے اس سے پلوٹونیم حاصل کیا جاتا ہے جس سے ایٹم بم بنتا ہے۔ جبکہ یورینیم 235 میں بھی یہی خصوصیات پائی جاتی ہے کہ اس سے بھی ایٹم بم بنایا جا سکتا ہے۔ اس کا تناسب قدرتی طور پر پائی جانے والی یورینیم میں 0.7 ہوتا ہے۔ یعنی 141 گرام خالص یورینیم دھات میں یورینیم 235 کی مقدار صرف ایک گرام ہوگی۔

ایٹم بم کی تیاری

ایٹم بم کی تیاری میں دو چیزوں کا خیال کرنا ضروری ہوتا ہے۔ یعنی ایسی جگہ جہاں یورینیم کو بحفاظت ذخیرہ کیا جا سکے اور ایٹمی تعامل کو حسب منشاء استعمال میں لایا جا سکے اس کے ساتھ ساتھ ایٹمی بموں کا ایسا نظام ہو جس کے تحت انہیں کافی دیر تک محفوظ رکھا جا سکے۔ ایٹم بم بنیادی طور پر ایک جوہری ہتھیار ہے جو اپنی توانائی یا تباہ کرنے کی قوت ایٹم کے آئسوٹوپس کو توڑنے پھوڑنے یا عمل اشتقاق سے حاصل کرتا ہے۔ ایٹم کے آئسوٹوپس مرکزے میں موجود نیوٹرون کے' فرق سے پہچانے جاتے ہیں۔ ان مرکزوں پر نیوٹرون کی بمباری سے یورینیم اور پلوٹونیم حاصل ہوتے ہیں۔

یورینیم کو توڑنے پھوڑنے یا عمل اشتقاق کے تین اہم مراحل ہوتے ہیں جو درج ذیل ہیں:۔

1۔ ہر اشتقاق پر توانائی کا بے تحاشہ اخراج' 2۔ اصلی آئسوٹوپس کے اشتقاق کے نتیجے میں تابکاری کا پیدا ہونا' 3۔ متعدد نیوٹرونوں کا اخراج۔ یاد رہے کہ نیوٹرون کا اخراج زنجیری عمل کا باعث بنتا ہے۔ جس کا ذکر آگے آئے گا۔

اگر یورینیم۔235 کی ایک خاص مقدار جسے "فاصل کمیت" ((Critical Mass) کہتے ہیں' دستیاب ہو تو اس کے فالتو نیوٹرون اپنا کام اتنی عمدگی سے انجام دیں گے کہ ایک سیکنڈ کے دس لاکھویں حصے میں پورا مواد ریزہ ریزہ ہو جائے گا اور یوں زنجیری عمل خود بخود چالو ہو جائے گا اگر قابل اشتقاق مادے کی مقدار "فاصل کمیت" سے زیادہ ہو اور اس کو تیزی سے اکٹھا کر دیا جائے تو ایٹمی دھماکہ ہو سکتا ہے کیونکہ صرف ایک نیوٹرون زنجیری عمل کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے ایٹم دو قابل اشتقاق حصوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ہر حصہ "فاصل کمیت" سے چھوٹا ہوتا ہے اور یہ دونوں حصے انتہائی تیز رفتاری سے باہم پیوست کئے جاتے ہیں۔

ایٹم بم کی تیاری میں قابل اشتقاق مادہ (Fissionable Matter) یعنی یورینیم 235 یا پلوٹونیم کے دو ٹکڑے لئے جاتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کی مقدار "فاصل کمیت" سے کم ہوتی ہے۔ لیکن ان دونوں کی مجموعی مقدار "فاصل جسامت" (Critical Size) کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہوتی ہے۔ جب دونوں ٹکڑے علیحدہ علیحدہ ہوتے ہیں تو ان میں ہر ایک ٹکڑا مستحکم (Stable) اور بالکل محفوظ ہوتا ہے کیونکہ "فاصل جسامت" سے کم ہونے کی وجہ سے اس میں زنجیری تعامل شروع نہیں ہو سکتا۔ ایٹم بم کی تکنیک کا بنیادی اصول یہ ہے کہ ان دونوں ٹکڑوں کو یکدم زور سے ایک دوسرے کے ساتھ ملنے دیا جاتا ہے۔ ہم ایک ٹکڑے کی مثال بندوق سے نکلنے والی اور دوسرے کی ٹارگٹ یعنی نشانے کی سمجھ لیں۔ جب یہ دونوں ٹکڑے آپس میں تیزی سے ٹکراتے ہیں تو ان کی مجموعی کمیت "فاصل جسامت" سے بڑھ جاتی ہے اور ان میں موجود آوارہ نیوٹرون زنجیری عمل شروع کر دیتے ہیں جس سے مادہ میں اشتقاق کا عمل نہایت قلیل عرصے میں مکمل ہو جاتا ہے اور ایٹم بم اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ چل جاتا ہے۔

زنجیری عمل

اب ہم "زنجیری عمل" کے بارے میں کچھ بتاتے ہیں غیر قیام پذیر یورینیم کے مخصوص آئسوٹوپس (Isotopes) اس وقت پھٹتے ہیں جب ان پر ایک دوسرے زوال پذیر مادے (Decaying Matter) کے ایٹموں کے نیوٹرون آ کر ٹکراتے ہیں۔ جونہی یہ پھٹتے ہیں تو ان سے مزید نیوٹرون خارج ہوتے ہیں۔ یہ نیوٹرون یورینیم کے دوسرے ایٹموں کو پھاڑنے کا باعث بنتے ہیں اور پھر بہت زیادہ نیوٹرون وجود میں آ جاتے ہیں جس سے عمل بڑی تیزی سے پھیل جاتا ہے جسے "زنجیری عمل" (Chain Reaction) کہا جاتا ہے۔

ایٹم بم کے عموماً تین حصے ہوتے ہیں ایک حصے میں نیوٹرون کا منبع ہوتا ہے جبکہ دو حصوں میں یورینیم 235 یا پلوٹونیم ایک مخصوص مقدار میں رکھی جاتی ہے۔ ان تینوں حصوں کو کیڈمیم دھات کی پن سے الگ رکھا جاتا ہے۔ ایٹم بم کو نشانے پر گراتے وقت ان حصوں کو انتہائی عجلت سے ملا دیا جاتا ہے۔ ایٹم بم کے ساتھ کمپیوٹر سسٹم بھی منسلک ہوتا ہے جو ایٹم بم کو گرانے کا صحیح وقت' مقام اور بلندی کا تعین کرتا ہے۔ آج کل ایٹم بم گرانے کا نظام خود کار ہو گیا ہے۔ ڈیلیوری سسٹم میں اتنی نمایاں اور حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے کہ ایک ملک دوسرے ملک پر خواہ درمیان میں ہزاروں کلو میٹر کا فاصلہ کیوں نہ ہو' صحیح نشانے پر بم گرا سکتا ہے۔ ایٹم بم مختلف قسم کے ہوتے ہیں ان میں یورینیم اور پلوٹونیم سے بنا ایٹم بم' نیوٹرون بم' ہائیڈروجن بم اور کوبالٹ بم شامل ہیں۔ ایٹم بم ایک مہلک اور تباہ کن ہتھیار ہے۔ اس کی ہلاکت خیزی کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ ایک ایٹم بم سے 20000 ٹن ٹی این ٹی کے مساوی تباہ کن توانائی پیدا ہوتی ہے۔ اس بم کا پورا دھماکہ 2 مائیکرو سیکنڈ میں مکمل ہو جاتا ہے۔ اس دھماکے کے نتیجے میں اردگرد کا درجہ حرارت یک لخت ایک کروڑ ڈگری سینٹی گریڈ سے بھی تجاوز کر جاتا ہے اور ہوا کا دباؤ کرہ ہوائی کے دباؤ سے کوئی 20 لاکھ گنا بڑھ جاتا ہے۔ مادے کے تباہ ہونے سے الفا' بیٹا اور گاما جیسی مہلک شعاعوں کا اخراج بھی ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں تیز رفتار نیوٹرون بھی فضا میں ہر طرف بکھر جاتے ہیں۔ یہ نیوٹرون ان شعاعوں ہی کی طرح مہلک اور ضرر رساں ہوتے ہیں۔

ایٹم بم جب کسی آبادی کے اوپر پھٹتا ہے تو نہ صرف ہر طرف پلک جھپکتے آگ لگ جاتی ہے بلکہ دھماکہ اس قدر شدید ہوتا ہے کہ عمارات زمین بوس ہو جاتی ہیں۔ ایٹم بم کا دھماکہ اگر زیر زمین کیا جائے تو سمندر کی لہریں' پہاڑوں کی بلندی کے برابر اٹھ اٹھ کر دشمن کے بحری بیڑے کو مکمل طور پر تہس نہس کر دیتی ہیں بلکہ اگر دشمن کے جنگی جہاز کسی نیول بیس یعنی ساحل سمندر کے نزدیک کھڑے ہوں تو انہیں فٹ بال کی طرح اچھال کر عمارت پر دے مارتی ہیں جس سے نہ صرف جہازوں کے پرخچے اڑ جاتے ہیں بلکہ عمارات بھی ڈھے جاتی ہیں۔ ایٹم بم بنانے کے لئے یورینیم 235 کے پندرہ تا بیس کلوگرام یا پلوٹونیم 239 کے پانچ تا سات کلوگرام کی ضرورت ہوتی ہے سب سے پہلا تجرباتی ایٹمی دھماکہ 16۔ جولائی 1945ء میں میکسیکو (امریکہ) میں صبح ساڑھے چار بجے کیا گیا 6۔ اگست 1945ء کو دنیا کا پہلا ایٹم بم جاپان کے شہر ہیروشیما پر گرایا گیا۔ یہ ایٹم بم یورینیم 235 سے تیار کیا گیا تھا اور اس کا نام "چھوٹا لڑکا" تھا جس سے 118661 لوگ ہلاک اور 30524 لوگ زخمی ہوئے۔ 9۔ اگست 1945ء کو دنیا کا دوسرا ایٹم بم جاپان ہی کے ایک دوسرے شہر "ناگاساکی" پر گرایا گیا اس سے 73884 لوگ ہلاک اور 74909 زخمی ہوئے۔

دنیا میں ایٹمی ہتھیاروں کا ذخیرہ مسلسل بڑھ رہا ہے۔ 1945ء میں فقط تین ایٹم بم تھے۔ لیکن 1998ء میں ان کی تعداد پچاس ہزار سے زائد ہے۔ ان ہولناک ہتھیاروں یا بموں کی طاقت کا اندازہ اس امر سے ہو سکتا ہے کہ امریکہ روس' برطانیہ اور فرانس کے ایٹمی ہتھیاروں کی مجموعی طاقت ہیروشیما پر گرائے جانے والے دس لاکھ ایٹم بموں کے برابر ہے۔ ان پچاس ہزار ہتھیاروں میں سے آٹھ سے بھی کم ہتھیار امریکہ اور روس کو صفحہ ہستی سے ملیامیٹ کرنے کے لئے کافی ہیں۔ مزید ایک ہزار باقی ممالک کو اس بری طرح تباہ و برباد کر سکتے ہیں کہ پھر کرہ ارض زندگی کے قابل نہ رہے گا۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ایٹمی توانائی کے فوائد ایٹمی توانائی یا جوہری توانائی ایسی توانائی ہے جو حرارت کی صورت میں یورینیم یا کسی اور دھات کے ایٹم پھاڑنے سے حاصل کی جاتی ہے ایک کلو عام کوئلے سے عام بجلی گھروں میں جو بجلی پیدا ہوتی ہے وہ ایک گھر کو صرف چار گھنٹے کے لئے روشنی فراہم کر سکتی ہے لیکن ایک کلو کوئلے کی پوری ایٹمی توانائی حاصل کر لی جائے تو یہ پاکستان بمعہ آزاد کشمیر کے تمام گھروں کو ایک ماہ تک کے لئے کافی ہے- آئن سٹائن پہلا سائنس دان تھا جس نے 1905ء میں توانائی کے ذخیروں کی طرف اشارہ کر کے کہا تھا کہ ان سے توانائی حاصل کر کے ذخیرہ کی جا سکتی ہے اس کی مشہور مساوات (E =MC 2) مادے اور توانائی کے مابین اہم رشتہ بتاتی ہے-

ایٹمی توانائی کو ہم مثبت کام میں لا سکتے ہیں- ایٹمی بجلی گھر سے ہمیں سستی بجلی مہیا ہو سکتی ہے- اس کے علاوہ ایٹمی توانائی کو خلائی راکٹوں' آبدوزوں' فیکٹریوں' بڑی بڑی صنعتوں میں بھی استعمال کیا جا سکتا ہے- اس کے مثبت استعمال کی ایک مثال کراچی میں ایک چھوٹا سا ایٹمی بجلی گھر کافی سالوں سے کراچی کے ایک حصے کو بجلی سپلائی کر رہا ہے- اگر ہم اس طرح کے مزید بجلی گھر تیار کر لیں تو بجلی کے نرخوں کو کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے-

ایٹم سے بچاؤ کے طریقے عموماً خیال کیا جاتا ہے کہ ایٹم بم کے نقصانات کی احتیاطی تدابیر نہیں ہیں- لیکن ایسی بات نہیں ہے کیونکہ احتیاطی تدابیر پر عمل کر کے کافی حد تک ایٹمی تابکاری کے اثرات سے بچا جا سکتا ہے جاپان کے دو شہروں کے لوگ کافی تعداد میں اس لئے لقمہ اجل بن گئے کہ وہ ایٹمی تابکاری کی احتیاطی تدابیر سے نابلد تھے- ایٹم بم کے پھٹنے کے بعد شعاعیں ارد گرد تیزی سے پھیل جاتی ہیں جو کہ سب سے زیادہ نقصانات کا باعث بنتی ہیں- ان سے بچاؤ کے لئے کنکریٹ اور اینٹوں کی بڑی بڑی دیواروں والے گھر اور خندقیں استعمال کر کے ان سے بچا جا سکتا ہے بلکہ کنکریٹ کی دیواروں کی نسبت سیسہ اور جست کی موٹی موٹی دیواریں زیادہ محفوظ ہیں-

تابکاری شعاعیں غذائی اشیاء پر خطرناک اثرات چھوڑتی ہیں- لہٰذا اشیاء کو ڈبوں میں بند کر کے ان کے اثرات کو کافی حد تک کم کیا جا سکتا ہے- تابکاری شعاعوں سے بچنے کے لئے پانی کی پھوار ضروری ہوتی ہے- ان سب احتیاطی تدابیر کے لئے عوام الناس کو شعور کے ساتھ ساتھ تربیت دینا بھی ضروری ہے- اس کے لئے محکمہ شہری دفاع کو اپنی ذمہ داری پوری کرنی چاہئے تا کہ یہ عوام کو زیادہ سے زیادہ احتیاطی تدابیر کی تربیت دے سکے-

(جنگ 21- جون 1998ء)
مرسلہ ناصر احمد خان

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

مجلس اطفال الاحمدیہ پاکستان کے تحت ششماہی دوئم کے لئے مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت مرزا ناصر احمد صاحب" مقرر ہے- مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 31- جولائی 98ء ہے- زیادہ سے زیادہ اطفال سے مضمون لکھوائیں- مضمون کی تیاری کے لئے مندرجہ ذیل کتب و رسائل سے استفادہ کیا جا سکتا ہے-

1- حضرت مرزا ناصر احمد صاحب از حضرت طاہرہ صدیقہ صاحبہ

2- حضرت خلیفہ - المسیح الثالث از مولانا دوست محمد شاہد صاحب

3- "سیدنا ناصر" نمبر ماہانہ خالد اپریل مئی 1983ء

ولادت

مکرم چوہدری حمید احمد صاحب ولد مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب ٹاؤن شپ لاہور حال امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے- جس کا نام حضرت صاحب نے احتشام نجیب عطا فرمایا ہے- عزیز وقف نو میں شامل ہے- اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر' سعادت مند اور مخلص خادم دین بنائے-

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضلوں کو جذب کرنے کا ایک یقینی ذریعہ

ا- جنوری 1991ء میں ہماری پیارے آقا نے جوبلی منصوبہ کے تحت کفالت یتامیٰ کی ایک نہایت مبارک تحریک جاری فرمائی جس میں مخلصین نے نہایت بشاشت کے ساتھ حصہ لیا اور آج خدا تعالیٰ کے فضل سے 300 گھرانوں کے ایک ہزار سے زائد مستحق یتامیٰ کی بطریق احسن کفالت کی جا رہی ہے-

اس مبارک تحریک میں کوئی بھی دوست حسب حیثیت رقم مقرر کر کے کسی بھی وقت شامل ہو سکتے ہیں- اس وقت مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپے سے ایک ہزار روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے- آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں اور اپنی رقوم "امانت کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کرانا شروع کر دیں-

یاد رہے کہ یتامیٰ کی کفالت کرنے والوں کے لئے بروز قیامت عظیم الشان شفاعت کی خوش خبری دی گئی ہے-

اب جبکہ اس مبارک تحریک میں آغاز سے حصہ لینے والے مخلصین کے اسماء گرامی مستقل طور پر محفوظ کئے جا رہے ہیں سب احباب جماعت کے لئے یہ ایک اچھا موقع ہے کہ-

(ا) اگر وہ اس مبارک تحریک کی ابتداء سے حصہ نہیں لے سکے تھے اور بعد میں کسی وقت اس کی طرف توجہ یا توفیق ہوئی تو ایسے احباب کے لئے اب بھی گنجائش موجود ہے کہ وہ تحریک کے آغاز جنوری 1991ء سے قربانی کرنے والوں میں شامل ہو سکتے ہیں اور جتنا عرصہ جنوری 1991ء سے بنے اس کی ادائیگی یکمشت کر سکتے ہیں تاکہ اس تحریک کے آغاز سے قربانی کرنے والوں کے گر[illegible]ہ میں شامل ہو سکیں-

(ب) جو دوست ابھی تک اس تحریک میں شمولیت کی سعادت نہیں پا سکے ان سے اولاً گزارش ہے کہ اس نیک اور بابرکت تحریک میں اپنی حیثیت کے مطابق شرکت فرماویں- نیز یہ کہ ایسے نئے شامل ہونے والے احباب کے لئے بھی جنوری 1991ء سے اپنی قربانی کا آغاز کرنے کی گنجائش موجود ہے تاکہ وہ بھی ابتداء سے ہی اجر کے مستحق ٹھہریں-

ج- نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں-

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثا توجہ فرماویں

حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش' تعلیم' اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے-

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جا سکے-

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت ربوہ)

درخواست دعا

مکرم محمد شریف صاحب ملتانی دار الیمن وسطی کی اہلیہ بہت بیمار ہیں- احباب سے دعا کی درخواست ہے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 2

صاحب سے ملاقات-

1-10	رات- ایم ٹی اے لائف سٹائل- لجنہ میگزین-
2-00	رات- ترجمۃ القرآن کلاس-
3-00	رات- ترکی زبان سیکھئے-
3-30	رات- ایم ٹی اے ورائٹی- چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب کی تقریر-
4-35	صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
5-10	صبح- لقاء مع العرب-
6-10	صبح- کینیڈین ڈیسک- ٹیک ٹاک-
6-40	صبح- اردو کلاس-
7-50	صبح- ترکی زبان سیکھئے-
8-20	صبح- ایم ٹی اے ورائٹی- اردو ادب کا احمدیہ دبستان
8-50	صبح- ترجمۃ القرآن کلاس-
10-30	صبح- چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات-
11-00	دوپہر- سندھی پروگرام- ترجمہ خطبہ جمعہ 96-4-12
12-00	دوپہر- ایم ٹی اے لائف سٹائل- لجنہ میگزین-
12-55	دوپہر- لقاء مع العرب-
1-55	دوپہر- اردو کلاس-
3-05	دوپہر- کوئز تاریخ احمدیت-
4-35	سہ پہر- ڈچ زبان سیکھئے-
7-10	شام- ہومیوپیتھی کلاس-
8-10	رات- لقاء مع العرب-
10-30	رات- اردو کلاس-

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 5

"سوئٹزرلینڈ میں میرے پہلے سال کے قیام کے دوران مجھے زیورک میں (بیت الذکر) کا علم نہ تھا- اس کے بعد مجھے ایک لبنانی ڈاکٹر سے (بیت الذکر) کا علم ہوا- اور ان کی تحریک پر ہم عید الاضحیہ کی تقریب میں شریک ہوئے- اس کے بعد میں آتا رہا اور امام (بیت الذکر) نے ہمیشہ مجھے خوش آمدید کہا یہاں ہمیں بہت سے سوئس مسلمانوں اور دوسرے مسلمانوں سے تعارف کا موقعہ ملا جن کے ساتھ ہمارے بہت اچھے تعلقات ہیں- اور صحیح رابطہ قائم ہو چکا ہے- جب بھی امام نے مجھے بلایا میں نے کبھی آنے میں تامل نہیں کیا-"

(الفضل 24 اپریل 1970ء)

یہ ساری تفاصیل تاریخ احمدیت جلد 12 سے اخذ کی گئی ہیں-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

3-جولائی غروب آفتاب 7-21
4-جولائی طلوع آفتاب 5-05

عالمی خبریں

چینی وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ پاکستان کو ایٹمی ٹیکنالوجی نہیں دیں گے۔ اس سے پہلے بھی کسی ملک کو ایٹمی ٹیکنالوجی نہیں دی۔ جنوبی ایشیا میں کشیدگی کا اصل ذمہ دار بھارت ہے۔ پاکستان اور بھارت دونوں ہتھیاروں کی دوڑ ختم کرنے کے لئے اقدامات کریں۔

فرانس اور روس نے امریکی ایف سولہ طیاروں کی عراق پر بمباری کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے امریکہ نے کہا ہے کہ اتحادیوں کے طیارے نو خلائی زون میں عراقی ریڈار کی زد میں آ گئے تھے۔ ذاتی حفاظت کے لئے فائرنگ کی گئی۔

روسی وزیراعظم نے کہا ہے کہ ان کی حکومت روس کا مالیاتی بحران حل کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی تو وہ اقتدار سے الگ ہو جائیں گے۔

شمالی اتحاد نے کابل پر زبردست حملہ کیا ہے۔ شدید لڑائی میں درجنوں افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

مقبوضہ بیت المقدس کی حدود میں توسیع کے متنازعہ اسرائیلی منصوبے کی مذمت کے لئے عرب ملکوں کی طرف سے سلامتی کونسل میں قرارداد پیش کردی گئی ہے۔

ایرانی صدر نے کہا ہے کہ امریکی رویہ بدلا ہے لیکن بہتر تعلقات کے لئے عملی اقدامات کا انتظار ہے۔

امریکی صدر بل کلنٹن نے اپنے دورہ چین کے دوران **شنگھائی** میں سرمایہ کاروں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ چین عالمی ماحولیاتی معیار اپنائے اور تجارتی منڈیاں کھول دے۔ امریکی کانگریس نے آئندہ سال کے لئے چین کو پسندیدہ ملک قرار نہ دیا تو امریکہ بڑی تجارتی منڈی سے محروم ہو جائے گا۔

ملکی خبریں

وزیراعظم محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارت پہلے مسئلہ کشمیر حل کرے پھر ایٹمی سمجھوتہ کریں گے۔ قطر کے دورہ پر دوحہ پہنچنے کے بعد ایجوکیشن سنٹر میں پاکستانیوں کے بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایٹمی ہتھیاروں کے استعمال میں پہل نہ کرنے کی پیش کش پر سمجھوتے سے قبل بھارت کشمیریوں کو حق خود ارادیت کے لئے اقدامات کرے۔ اقتصادی چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے اقدامات کر لئے ہیں۔ تارکین وطن فارن کرنسی بینکوں کے ذریعے بھیج کر ملک کی مدد کریں۔ ہنڈی میں ملوث بینکاروں کا سخت محاسبہ ہو گا۔

وفاقی حکومت نے کراچی میں امن و امان کو یقینی بنانے اور منظم دہشت گردی کے خاتمے کے لئے "اپریشن کلین اپ کی منظوری دے دی ہے۔ دہشت گردوں کی نشان دہی کی ذمہ داری حساس ادارے کے سپرد کردی گئی ہے۔ گرفتاریاں رینجرز اور پولیس کرے گی۔ کسی بھی جگہ تلاشی لینے۔ مجرموں کو بغیر وارنٹ گرفتار کرنے اور ان کی سرکوبی کے اختیارات ہوں گے۔ اپریشن کے پہلے مرحلہ میں بغیر لائسنس اسلحہ جمع کرانے کی مہلت دی جائے گی۔

وزیر اعلیٰ سندھ کے رویئے کے باعث وفاقی حکومت کی ٹیم جس میں وزیر داخلہ' وزیر امور کشمیر اور وفاقی وزیر تعلیم شامل ہیں کو کراچی کا دورہ ملتوی کرنا پڑا ہے۔

وزیر اعلیٰ سندھ لیاقت جتوئی کے والد عبدالحمید جتوئی ایم این اے نے بتایا ہے کہ لیاقت جتوئی نے میرے حکم پر وزارت چھوڑ دی ہے۔ ضرورت پڑی تو میں' سینٹر صداقت جتوئی اور اسمبلیوں میں ہمارے ساتھی اپنی رکنیت سے مستعفی ہو جائیں گے۔

کراچی میں گذشتہ 36 گھنٹوں کے دوران متحدہ قومی موومنٹ اور ایم کیو ایم حقیقی کے درجنوں کارکنوں سمیت 200- افراد گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ فائرنگ اور تشدد کے واقعات میں مزید 2- افراد ہلاک ہو گئے ہیں کراچی میں امن و امان بحال کرنے کے لئے پولیس کی تعداد 25 ہزار اور رینجرز کی تعداد ساڑھے آٹھ ہزار ہے۔

صوبائی دارالحکومت لاہور میں صدر پاکستان محمد رفیق تارڑ کے بیٹے سمیت تین افراد سے کاریں جبکہ مختلف مقامات سے لاکھوں روپے کے طلائی زیورات اور نقدی چھین لی گئی۔ تفصیلات کے مطابق انٹرنیشنل سکول جوہر ٹاؤن کے قریب دو مسلح ڈاکوؤں نے صدر پاکستان کے بیٹے ڈاکٹر عامر سے کار چھین لی اور فرار ہو گئے۔

تحریک منہاج القرآن کے سربراہ اور عوامی اتحاد کے صدر علامہ ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی سے اتحاد ملک میں اسلامی انقلاب لانے کے لئے کہا گیا ہے۔ نفاذ اسلام کی بات کرنے والے صدر بے بس ہیں۔ ضرورت پڑی تو دولت مندوں سے ان کی ضروریات سے زائد دولت چھیننے کے بارے میں فتویٰ جاری کروں گا۔ حکومت نے منہاج القرآن سوسائٹی پر 28 لاکھ روپے انکم ٹیکس لگا دیا ہے۔ مگر ہم ایک پائی نہیں دیں گے۔

پاکستانی روپے کی قیمت میں قابل ذکر اضافہ ہوا ہے۔ امریکی ڈالر 51/52 روپے کے عوض بکنے لگا ہے۔ اس سے ایک روز قبل ڈالر 54.50 روپے تک پہنچ گیا تھا۔

مالدیپ کے صدر مامون عبدالقیوم پاکستان کے دو روزہ دورے پر لاہور پہنچے تو ہوائی اڈے پر گورنر پنجاب نے ان کا استقبال کیا۔ 21- ممبران پر مشتمل وفد بھی ان کے ہمراہ ہے۔

پنجاب کے بیشتر علاقوں میں شدید گرمی ہے جس سے 9- افراد ہلاک اور بیسیوں بے ہوش ہو گئے۔ تاہم گوجرانوالہ سمیت کئی علاقوں میں موسلا دھار بارش سے موسم خوشگوار ہو گیا۔ لاہور میں سارا دن بادل چھائے رہے۔

عید میلادالنبی 7- جولائی کو منائی جائے گی۔ اس روز اخبارات کے دفاتر بند رہیں گے۔ 7- جولائی کو شام کے اور 8- جولائی کو صبح کے اخبارات شائع نہیں ہوں گے۔

پاکستان سے فرار ہونے والے پانچ ایٹمی سائنس دانوں میں سے ایک سائنسدان افتخار چوہدری جو ایٹمی توانائی کمیشن کا اسسٹنٹ ریسرچ آفیسر تھا انگلینڈ سے امریکہ پہنچ گیا ہے۔ امریکی جریدے "یو ایس اے" کو انٹرویو دیتے ہوئے 29 سالہ افتخار چوہدری نے امریکی حکام کو ایٹمی معاملات سے متعلق معلومات مہیا کی ہیں تاہم این این آئی نے اسے خبر کو مغرب کی من گھڑت کہانی قرار دیا ہے۔

قومی بینکوں نے کوآپریٹو اداروں کی گروی رکھی جائیدادوں اور اثاثے فروخت کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ ان کی فروخت سے جو رقم حاصل ہو گی وہ کوآپریٹو متاثرین میں تقسیم کردی جائے گی۔

SUZUKI Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877864

ربوہ میں دیسی گھی سے تیار کردہ مٹھائیوں کے مرکز...
احمد سویٹس اینڈ بیکرز کالج روڈ بالمقابل کینٹین جامعہ احمدیہ کا افتتاح ہو چکا ہے۔
☆خوشاب کے مشہور تحفے ڈھودا، پتیسہ اور حلوہ انجیر ☆ٹھنڈی رس ملائی اور کھیر
☆جوس کارنر میں ہر قسم کے مشروبات اور ملک شیک ☆شادی بیاہ کے لئے اشیاء کی آرڈر پر تیاری
☆اعلیٰ معیار اور نہایت مناسب دام ☆صفائی کا خاص التزام ☆فیملیوں کے لئے پردہ کا معقول انتظام
A visit to Ahmad Sweets will change your taste for better......

جو اسکے ساتھ اسی کی دعا سے اترا ہے ؛ یہ مائدہ ہے ڈشوں میں اتار کر دیکھو
ضلع سرگودھا میں نہایت کامیابی کے بعد اب آپ کے شہر ربوہ میں ایم ٹی اے آپکے گھر میں خاص رعایت کے ساتھ۔ احباب جماعت کو خوشخبری اب جدید دور میں جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ بڑی ڈشوں سے چھٹکارا حاصل کریں۔ اب 2 1/ ڈش انٹینا کا رزلٹ صرف 6 فائبر ڈش پر حاصل کریں۔ پاکستانی ریسیور کے ساتھ مکمل ڈش انٹینا/5700 روپے میں حاصل کریں۔ پاکستانی ریسیور کے ساتھ 6 میٹل ڈش /6000 روپے میں حاصل کریں اور اپنے گھریلو ماحول کو پاکیزہ بنائیں۔ میٹل ڈش کی خاص خصوصیت اس کا سکس پیسز (6 Pieces) میں دستیاب ہونا اور ٹرانسپورٹیشن میں آسانی ہے۔ باہر کا ونر ریسیور اور LNB اور ہر قسم کا سامان ڈش انٹینا بارعایت حاصل کریں جلسہ سالانہ لندن تک خاص رعایت
ہیلو ہیلو ٹی وی سنٹر نزد ہائی وے پل، پروپرائیٹر: میاں وسیم احمد فاطمہ جناح روڈ سرگودھا ☎ 214155
گلوبل ڈش سنٹر کالج روڈ ربوہ، پروپرائیٹر: میاں وسیم احمد

پلاٹ برائے فروخت
نہایت باموقع پلاٹ محلہ دارالصدر شمالی ربوہ میں۔ گیس بجلی پانی اور ٹیلیفون کی سہولتیں میسر ہیں۔
دو۔ دو کنال کے پلاٹ (خالی و تعمیر شدہ)
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
10- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ 212508
212626